کرے۔[1] (۵)

سُوْرَةُ النَّاسِ

سورۂ ناس مکی ہے اور اس میں چھ آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ①

آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔[2] (۱)

مَلِكِ النَّاسِ ②

لوگوں کے مالک کی[3] (اور) (۲)

اِلٰهِ النَّاسِ ③

لوگوں کے معبود کی (پناہ میں)[4] (۳)

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ④

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے۔[5] (۴)

---

(۱) حسد یہ ہے کہ حاسد، محسود سے زوال نعمت کی آرزو کرتا ہے، چنانچہ اس سے بھی پناہ طلب کی گئی ہے۔ کیوں کہ حسد بھی ایک نہایت بری اخلاقی بیماری ہے، جو نیکیوں کو کھا جاتی ہے۔

☆۔ اس کی فضیلت گزشتہ سورت کے ساتھ بیان ہو چکی ہے۔ ایک اور حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھو ڈس گیا۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوا کر اس کے اوپر ملا اور ساتھ ساتھ ﴿ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ پڑھتے رہے۔ (مجمع الزوائد، ۵/ ۱۱۱۔ وقال الهيثمي اسناده حسن)

(۲) رَبٌّ (پروردگار) کا مطلب ہے جو ابتدا سے ہی، جب کہ انسان ابھی ماں کے پیٹ میں ہی ہوتا ہے، اس کی تدبیر و اصلاح کرتا ہے، حتیٰ کہ وہ بالغ عاقل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ یہ تدبیر چند مخصوص افراد کے لیے نہیں، بلکہ، تمام انسانوں کے لیے کرتا ہے اور تمام انسانوں کے لیے ہی نہیں، بلکہ اپنی تمام مخلوقات کے لیے کرتا ہے، یہاں صرف انسانوں کا ذکر انسان کے اس شرف و فضل کے اظہار کے لیے ہے جو تمام مخلوقات پر اس کو حاصل ہے۔

(۳) جو ذات، تمام انسانوں کی پرورش اور نگہداشت کرنے والی ہے، وہی اس لائق ہے کہ کائنات کی حکمرانی اور بادشاہی بھی اس کے پاس ہو۔

(۴) اور جو تمام کائنات کا پروردگار ہو، پوری کائنات پر اسی کی بادشاہی ہو، وہی ذات اس بات کی مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور وہی تمام لوگوں کا معبود ہو۔ چنانچہ میں اسی عظیم و برتر ہستی کی پناہ حاصل کرتا ہوں۔

(۵) اَلْوَسْوَاسُ بعض کے نزدیک اسم فاعل اَلْمُوَسْوِسُ کے معنی میں ہے اور بعض کے نزدیک یہ ذِي الْوَسْوَاسِ ہے۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔(۵)

(خواہ) وہ جن میں سے ہو یا انسان میں سے۔ (۱) (۶)

وسوسہ، مخفی آواز کو کہتے ہیں۔ شیطان بھی نہایت غیر محسوس طریقوں سے انسان کے دل میں بری باتیں ڈال دیتا ہے، اسی کو وسوسہ کہا جاتا ہے۔ الخَنَّاس، (کھسک جانے والا) یہ شیطان کی صفت ہے۔ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو یہ کھسک جاتا ہے اور اللہ کی یاد سے غفلت برتی جائے تو دل پر چھا جاتا ہے۔

(۱) یہ وسوسہ ڈالنے والوں کی دو قسمیں ہیں۔ شیاطین الجن کو تو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو گمراہ کرنے کی قدرت دی ہے۔ علاوہ ازیں ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی ہوتا ہے جو اس کو گمراہ کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ! کیا وہ آپ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں! میرے ساتھ بھی ہے، لیکن اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے، اور وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔ مجھے خیر کے علاوہ کسی بات کا حکم نہیں دیتا۔ (صحیح مسلم، کتاب صفة القیامة، باب تحریش الشیطن وبعثه سرایاه لفتنة الناس .....) اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرماتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے آئیں۔ رات کا وقت تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چھوڑنے کے لیے ان کے ساتھ گئے۔ راستے میں دو انصاری صحابی وہاں سے گزرے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا کر فرمایا کہ یہ میری اہلیہ، صفیہ بنت حیی، ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بابت ہمیں کیا بدگمانی ہو سکتی تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ٹھیک ہے، لیکن شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کچھ شبہ نہ ڈال دے۔ (صحیح بخاری، کتاب الأحکام، والشهادة تکون عند الحاکم فی ولایة القضاء)

دوسرے شیطان، انسانوں میں سے ہوتے ہیں جو ناصح، مشفق کے روپ میں انسانوں کو گمراہی کی ترغیب دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ شیطان جن کو گمراہ کرتا ہے یہ ان کی دو قسمیں ہیں، یعنی شیطان انسانوں کو بھی گمراہ کرتا ہے اور جنات کو بھی۔ صرف انسانوں کا ذکر تغلیب کے طور پر ہے، ورنہ جنات بھی شیطان کے وسوسوں سے گمراہ ہونے والوں میں شامل ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جنوں پر بھی قرآن میں "رجال" کا لفظ بولا گیا ہے۔ (سورۃ الجن، ۶) اس لیے وہ بھی ناس کا مصداق ہیں۔